بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۱۳ محرم ۱۳۹۰، ۱۱ امان ۱۳۵۰ ہش، ۱۱ مارچ ۱۹۷۱ء | نمبر ۵۷

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

"کل دوپہر تک طبیعت بہتر رہی لیکن شام کو دماغی ضعف کی تکلیف ہوگئی"

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۱۰ امان۔ آج حضور کی طبیعت دوپہر تک بہتر رہی شام کے وقت ضعف دماغ کی تکلیف ہوگئی۔ احباب جماعت بہت سوز اور درد والحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جب تک انسان آنحضرت کے اخلاق فاضلہ کا رنگ اپنے اندر پیدا نہیں کرتا کچھ فائدہ نہیں ہوتا

محبوب الٰہی بننے کیلئے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی جاوے

"میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس قدر اخلاق ثابت ہوتے ہیں وہ کسی اور نبی کے نہیں۔ کیونکہ اخلاق کے اظہار کے لئے جب تک موقع نہ ملے کوئی اخلاق ثابت نہیں ہو سکتا مثلاً سخاوت ہے لیکن اگر روپیہ نہ ہو تو اس کا ظہور کیونکر ہو۔ ایسا ہی کسی کو لڑائی کا موقع نہ ملے تو شجاعت کیونکر ثابت ہو۔ ایسا ہی عفو، اس صفت کو وہ ظاہر کر سکتا ہے جسے اقتدار حاصل ہو۔ غرض سب خلق موقع سے وابستہ ہیں۔ اب سمجھنا چاہیئے کہ یہ کس قدر خدا کے فضل کی بات ہے کہ آپؐ کو تمام اخلاق کے اظہار کے موقعے ملے۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کو یہ موقعے نہیں ملے مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخاوت کا موقع ملا۔ آپؐ کے پاس ایک موقع پر بہت سی بھیڑ بکریاں تھیں۔ ایک کافر نے کہا کہ آپؐ کے پاس اس قدر بھیڑ بکری جمع ہیں کہ قیصر و کسریٰ کے پاس بھی اسقدر نہیں۔ آپؐ نے سب کی سب اس کو بخشدیں۔ وہ اسی وقت ایمان لے آیا کہ نبی کے سوا اور کوئی اس قسم کی عظیم الشان سخاوت نہیں کر سکتا۔ مکہ میں جن لوگوں نے دکھ دیئے تھے جب آپؐ نے مکہ کو فتح کیا تو آپؐ چاہتے تو سب کو ذبح کر دیتے مگر آپؐ نے رحم کیا اور لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ کہدیا۔ آپؐ کا بخشنا تھا کہ سب مسلمان ہوگئے۔ اب اس قسم کے عظیم الشان اخلاق فاضلہ کیا کسی نبی میں پائے جاتے ہیں۔ ہرگز نہیں وہ لوگ جنہوں نے آپؐ کی ذات خاص اور عزیزوں اور صحابہؓ کو سخت تکلیفیں دی تھیں اور ناقابل عفو ایذائیں پہنچائی تھیں۔ آپؐ نے سزا دینے کی قوت اور اقتدار کو پا کر فی الفور ان کو بخشدیا۔ حالانکہ اگر انکو سزا دی جاتی تو یہ بالکل انصاف اور عدل تھا۔ مگر آپؐ نے اس وقت اپنے عفو اور کرم کا نمونہ دکھایا۔ یہ وہ امور تھے کہ علاوہ معجزات کے صحابہؓ پر مؤثر ہوئے تھے۔ اسلئے آپؐ اسم بامسمّٰی محمدؐ ہوگئے تھے صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور زمین پر آپؐ کی حمد ہوتی تھی اور اسی طرح آسمان پر بھی آپؐ کی تعریف ہوتی تھی۔ اور آسمان پر بھی آپؐ محمدؐ تھے۔ یہ نام آپؐ کا اللہ تعالیٰ نے بطور نمونہ کے دنیا کو دیا ہے۔ جب تک انسان اس قسم کے اخلاق اپنے اندر پیدا نہیں کرتا کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کامل طور پر انسان اپنے اندر پیدا نہیں کر سکتا جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور طرز عمل کو اپنا رہبر اور ہادی نہ بنا دے چنانچہ خود اللہ تعالیٰ نے اس کی بابت فرمایا ہے قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ یعنی محبوب الٰہی بننے کے لئے ضروری ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی جاوے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۸۶-۸۷)

اخبار احمدیہ

سرگودہا ۹ امان (بذریعہ فون) خاکسار کے والد محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ صوبہ پنجاب کی بائیں آنکھ کا اپریشن گذشتہ جمعہ (۵ مارچ) کی شام کو خیر و خوبی سے ہوا تھا۔ لیکن اس کے فوراً بعد کھانسی اٹھنے سے زخم میں سے خون آنا شروع ہوگیا تھا۔ جو اتوار کے روز کافی بڑھ گیا۔ ٹیکے لگوانے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالت بہتر ہوگئی اب زخم بالکل ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اس خرابی کے باعث دوستوں کے عیادت کے لئے آنے پر پابندی لگا دی تھی۔ جو ختم کر دی گئی ہے محترم والد صاحب فاطمہ ہسپتال سرگودھا کے کمرہ ۲۰ میں محترم ڈاکٹر خورشید انور صاحب کاظمی کے زیر علاج ہیں اور غالباً اتوار کی شام تک وہاں رہیں گے ملاقات کا عمومی وقت ۴ بجے شام سے ۷ بجے شام تک ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ محترم والد صاحب کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(مرزا نثار احمد سرگودھا)

محترم مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان کا موتیا بند کا اپریشن ۲/۳ کو امرتسر ہسپتال میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامیاب ہوگیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو کامل و عاجل صحت بخشے۔ آنکھ کی بینائی پورے طور پر عود کر آئے۔ اور اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین (ناظر خدمت درویشاں)

کراچی سے مکرم شیخ خلیل الرحمن صاحب واقف عارضی نے اطلاع دی ہے کہ ہمارے ایک نومسلم بھائی مکرم شبیر احمد صوفی صاحب جنہوں نے ۱۹۳۵ء میں ہندو مت ترک کر کے اسلام قبول کیا تھا۔ آج کل شدید بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کیلئے دعا کریں۔

(ابوالعطاء ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ امان ۱۳۵۰ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فعالیت کس وقت ابھرتی ہے

دنیوی معاملات ہوں یا دینی انسان اپنے مقصد میں اس وقت کامیابی حاصل کر سکتا ہے جب اس کو دینی مقصد کے ساتھ جنون کی سی محبت اور عشق ہو جو لوگ اپنے مقصد کے ساتھ اسی طرح وابستہ نہ ہوں وہ حقیقی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے الغرض پہلے تو انسان کے پیش نظر کوئی مقصد ہونا لازمی ہے۔ پھر اگر وہ اس مقصد کو حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کو نسبتاً اس قدر کامیابی ہوگی جتنی اس کو اس سے وابستگی اور محبت ہوگی۔

ایک شخص روپیہ پیسہ سے محبت کرتا ہے اور دن رات اس دھن میں سرگرداں رہتا ہے تو قانون قدرت یہی ہے کہ وہ دولتمند ہو جائے۔ اس کی عقل محنت اور کوشش پیسہ جمع کرنے کے لئے ہوتی ہے وہ دن رات اسی سوچ میں پڑا رہتا ہے کہ کس طرح وہ اپنی آمدنی بڑھا سکتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ کبھی بے ایمانی کی حد تک بھی چلا جاتا ہے اس کو کسی ننگ و بد کا احساس نہیں رہتا۔ وہ پیسہ کے پیچھے دیوانہ ہو جاتا ہے دوسری بات اس ضمن میں جو ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اکثر انسان دنیوی معاملات میں اپنے مقصد کی لگن جلد پیدا کر لیتے ہیں۔ ظاہری حواس مادی مقاصد میں اس کو فوری مدد دیتے ہیں صرف استثنائی حالتوں میں ناکامی ہوتی ہے بعض وقت ماحول اس کی راہ میں روک بن جاتا ہے۔ مگر کسی نہ کسی حد تک پہاڑی نالوں اور ندیوں کی طرح وہ رکاوٹ اپنے راستے سے ہٹا لیتا ہے یہ لگن کی بات ہے۔ مگر روحانیت کی صورت میں اپنے مقصد کے حصول میں اتنی آسانی نہیں ہوتی۔ کیونکہ دین میں ایمان بالغیب کی بناء پر مقصد کے ساتھ انہماک ہوتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک حد تک ماحول بھی اثر انداز ہوتا ہے مگر مادی اور دنیوی معاملات میں مادی اور جسمانی ضروریات کے متعلق حق الیقین آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے

اصل چیز تو یہی ہے کہ دنیوی معاملات ہوں یا دینی ان میں اعلیٰ کامیابی اس وقت ہوتی ہے جو مقصد پر حق الیقین ہو جب تک کسی مقصد میں حق الیقین نہ ہو اس وقت تک وہ جوش اور جنونی حالت جو کامیابی کے ساحل تک پہنچاتی ہے پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور حق الیقین اسی وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب انسان کو اپنے مقصد کی صحیح معرفت حاصل ہو جائے مثلاً ہم کو پیاس لگتی ہے تو ہم اس برتن کی طرف جاتے ہیں جس میں ہمیں یقین ہوتا ہے۔ کہ اس میں پانی موجود ہے۔ ہو سکتا ہے برتن میں پانی نہ ہو ہمیں حق الیقین اس وقت ہوگا جب ہم برتن میں پانی موجود پائیں اور ہم اس سے اپنی پیاس بجھا لیں۔

اسی طرح جب تک ہم کو غیب پر اسی وقت حق الیقین ہوگا جب ہم اللہ تعالیٰ کی ذات کو کسی طریق سے اس طرح محسوس کر لیں جس طرح ہم نے پیاس کی صورت میں برتن میں پانی محسوس کر لیا ہے۔

حدیث النبیؐ

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مجاہدہ

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ حَتّٰى تَتَفَطَّرَ قَدَمَاهُ فَقُلْتُ لَهٗ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: اَفَلَا اُحِبُّ اَنْ اَكُوْنَ عَبْدًا شَكُوْرًا۔

(بخاری کتاب التفسیر)

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رات کو اٹھ کر نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں متورم ہو کر پھٹ گئے۔ ایک دفعہ میں نے آپ سے عرض کی کہ اے اللہ کے رسولؐ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے قصور معاف فرما دیے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں یہ نہ چاہوں کہ اپنے رب کے اس فضل و احسان پر اس کا شکر گذار بندہ ہوں۔

ایمان کو خدا کی رضا پر چھوڑ دے

یہ تو نہیں یقیں تو دوا پر ہی چھوڑ دے
پر کچھ خدا کے بندے خدا پر ہی چھوڑ دے

بیشک دوا و علمِ اطبا ہے لازمی
لیکن اثر کو دستِ دعا پر ہی چھوڑ دے

گردن کشی سے خاک ابوجہل کو ملا
تو عکرمہؓ کا عجز قضا پر ہی چھوڑ دے

اس غم سے تو نہ جان کو اپنی ہلاک کر
ایمان کو خدا کی رضا پر ہی چھوڑ دے

تنویرؔ فرض ہے ترا ابلاغ تک فقط
باقی تو فضل و رحم و عطا پر ہی چھوڑ دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنڈت لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

اسلام کی صداقت کا ایک خاص نشان

(مکرم نصیر احمد صاحب از ناظم آباد کراچی)

اخبار پنجاب سماچار لاہور نے اپنے پرچہ مورخہ ۲۷ مارچ ۱۸۹۷ء صفحہ ۶ میں لکھا۔

کہ مرزا صاحب اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ پنڈت جی کو موت دوسری شوال کو ہونی تھی۔ یعنی پیشگوئی میں جو دوسری شوال کی طرف اشارہ تھا۔ اور ویسا ہی وقوع میں آیا۔ تو بس یہ کافی دلیل ہے کہ پیشگوئی کرنے والے کی سازش سے یہ قتل ظہور میں آیا۔ اور ایسا ہی کئی اور ہندوؤں اخباروں میں متفرق طریقوں سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

(سراج منیر حاشیہ صفحہ ۴۶)

مگر سازش کا الزام اور قتل کرنے کے ارادہ کا الزام اس پیشگوئی کی سچائی اور اسلامی عظمت پر کیا غبار ڈال سکتا تھا۔ جبکہ اس فعل میں فی الحقیقت نہ تو کسی سازش کا دخل تھا۔ اور نہ ہی کسی انسان کے منشا کے موافق قتل ہوا تھا۔ بلکہ حق و باطل کا مقدمہ جو خدا کو سونپا گیا تھا۔ اس کا ایک آسمانی فیصلہ تھا۔ جس میں اسلام کے فتح نصیب جرنیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غیر مسلموں کے ایک نامی پہلوان لیکھرام پر فتح حاصل ہوئی۔ کیونکہ دونوں مذہبی پہلوانوں نے خدا سے فیصلہ چاہا تھا۔ اور دونوں نے دعا کی تھی۔ کہ جھوٹا تباہ ہو۔ اور سچے کی عزت ظاہر ہو۔ اور دونوں نے ایک دوسرے کی ہلاکت کی پیشگوئی کی تھی۔ اور دونوں نے اپنے مذہب کی سچائی اس عظیم الشان مقدمہ پر رکھی تھی جس کے نتیجے کی دو بڑی بھاری قومیں منتظر تھیں چنانچہ لیکھرام کے قتل کے نشان ظاہر ہونے کے بعد جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

یہ یقینی امر ہے۔ کہ تین ہزار کے قریب لوگ اس پیشگوئی کو دیکھ کر ایمان لائے۔

(روحانی خزائن نمبر ۱۶
بحوالہ تریاق القلوب)

ایک پُر حکمت الہام

عجل جسد لہ خوار لہ
نصب و عذاب

عجل کا نام جو لیکھرام کو الہام الٰہی نے دیا۔ حضور کا یہ الہام بہت پُر حکمت اور وسیع مفہوم کا حامل ہے۔ کئی رموز غیبیہ کے اشارے تھے۔ منجملہ ان میں سے ایک یہ ہے۔ کہ ہندو قوم نے اُسے بہت بڑھا چڑھا کر ایک گوسالہ کی طرح بنا دیا تھا۔ حالانکہ اس کے اندر نہ روحانیت تھی اور نہ کوئی علم۔ وہ ایک بے جان جسد کی طرح تھا۔ جو گوسالہ کی طرح مہمل۔ لغو اور بیہودہ کلام کرتا تھا۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی بتایا۔ کہ اس کے لئے نصیب ہے۔ خنجر سے اس پر حملہ کیا جائے گا۔ اور اس وقت اس کے منہ سے بچھڑے یا بیل کی سی آواز نکلے گی۔ (ایسی آواز تھی۔ جسے سنکر لیکھرام کی بیوی اور اس کی ماں اس کے کمرے میں آئی تھی) چنانچہ لسان العرب میں خوار کے لفظ کے بیان میں اس معنی کی سند میں یہ حدیث بھی پیش کی گئی ہے۔ کہ وفی حدیث مقتل ابی بن خلف فخر یخور کما یخور الثور۔ یعنی جب ابی بن خلف قتل کیا گیا۔ تو وہ یوں آواز نکالتا تھا جیسے کہ بیل آواز نکالتا ہے۔

اور گوسالہ نام رکھنے میں یہ بھی اشارہ تھا۔ کہ اس کے ساتھ گوسالہ سامری والا سلوک کیا جائے گا۔ عید کے دنوں میں گوسالہ سامری کی طرح غضب الٰہی کے نیچے آئیگا اور جیسا کہ گوسالہ سامری ٹکڑے ٹکڑے کر کے جلا دیا گیا تھا۔ ایسا ہی لیکھرام کے ساتھ معاملہ ہوا اول قاتل نے اس کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ اور پھر ڈاکٹر پیری نے اس کا اپریشن کیا اور اس کی لاش کا پوسٹ مارٹم ہوا۔ غرضیکہ انسانوں کے ہاتھوں نے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کیا۔ پھر وہ گوسالہ سامری کی طرح جلایا گیا۔ اور اس کی لاش دریا برد کردی گئی۔

سازش کا الزام

آریوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر قتل کی سازش کا الزام لگایا۔ حضور نے ایک خدائی فیصلہ کا طریق آریوں کے سامنے پیش کر دیا۔ جیسے آپ نے بذریعہ ایک اشتہار لیکھرام کی موت کے متعلق آریوں کے خیالات کے عنوان سے ۱۵ مارچ ۱۸۹۷ء کو شائع کیا۔ اس میں آپ نے خدا کی قسم کھا کر اپنی بریت کا اظہار کیا اور لکھا۔ اگر اب بھی کسی شک کرنے والے کا شک دُور نہیں ہو سکتا اور وہ مجھے اس قتل کی سازش میں شریک سمجھتا ہے۔ جیسا کہ ہندو اخباروں نے ظاہر کیا ہے۔ تو میں ایک نیک صلاح دیتا ہوں۔ کہ جس سے یہ سارا قصہ فیصلہ ہو جائے اور وہ یہ ہے کہ ایسا شخص میرے سامنے قسم کھاوے جس کے الفاظ یہ ہوں۔ کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ شخص سازش قتل میں شریک ہے یا اس کے حکم سے واقعہ قتل ہوا ہے۔ پس اگر یہ صحیح نہیں ہے تو اے قادر خدا ایک برس کے اندر مجھ پر وہ عذاب نازل کر جو ہیبت ناک عذاب ہو۔ مگر کسی انسان کے ہاتھوں سے نہ ہو۔ میں مجرم ہوں۔ اور اس سزا کے لائق کہ ایک قاتل کے لئے ہونی چاہیئے۔

یہ کس قدر صحیح طریق فیصلے کا تھا۔ جو حضرت اقدس نے آریوں کے سامنے پیش کیا۔ دوسرے اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل ۱۸۹۷ء میں حضرت اقدس نے ایسے شخص کے لئے اگر وہ ایک برس کے عرصہ میں مذکورہ طریق پر قسم کھا کر ہلاک نہ ہو۔ دس ہزار کا انعام بھی مقرر کیا اور یہ بھی منظور کیا۔ کہ اس صورت میں بے شک آپ کو مجرموں کی طرح پھانسی دی جائے۔ اور پھر آپ کی لاش بھی شخص مذکور کے حوالے کر دی جائے اور ساتھ یہ بھی فرمایا۔ کہ ہم کوئی نجومی یا رمال نہیں۔ بلکہ مذہبی آدمی ہیں۔ ہمارا مقصد اس قسم کے کھلانے کا اگر کچھ ہے۔ تو فقط اپنی بریت اور اسلام کی صداقت ظاہر کرنے کا ہے۔

مگر اس پر بھی متعصب طبیعتوں کا شور کم نہ ہوا۔ اگر کچھ ہوا بھی تو شور و شر میں اضافہ ہی ہوا۔ اور ہندوؤں نے بڑے اصرار سے بار بار اخباروں میں لکھا۔ کہ لیکھرام کے قتل کے متعلق ایسی صفائی سے پیشگوئی کرنا۔ اور ایسے کھلے کھلے اور بے حجاب طریقے سے تاریخ اور دن اور صورت موت کو قبل از وقت بیان کرنا خدا کا قانون نہیں ہے۔ بلکہ یہ قتل کسی عمیق سازش کا نتیجہ ہے۔ اس بناء پر انہوں نے باہمی اتفاق کے ساتھ حضرت اقدس کو ہی ملزم بنانے کے لئے حکومت پر زور دیا۔ کہ آپ کے خلاف اقدام قتل کا مقدمہ چلایا جائے۔ چنانچہ گورنمنٹ کے مشہور اور ماہر سراغ رساں۔ اس واقعہ کی تحقیقات کے لئے مقرر ہوئے۔ خفیہ پولیس کے خاص آدمی سپیشل ڈیوٹی پر لگائے گئے۔ لاہور میں اکثر اسلامی اداروں کی اور بعض بڑے بڑے مسلمانوں کے گھروں کی تلاشیاں بھی کروائیں۔ یہاں تک ۸ اپریل ۱۸۹۷ء کو مسٹر لیمارچینڈ ایس۔ ایس۔ پی گورداسپور اور میاں بخش صاحب ڈپٹی کمشنر متعلقہ بٹالہ نے پولیس کی ایک مختصر سی جمعیت کے ساتھ حضور کے گھر کی بھی تلاشی لی۔ لیکن کوئی ایک خفیف سی گنجائش بھی شبہ کی ثابت نہ ہوئی۔ اور آپ کا دامن صاف ثابت ہوا۔ چنانچہ آپ کے الہام

"سلامت بر تو اے مرد سلامت"

(نزول المسیح صد ۱۹۳)

کے مطابق۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس کو تمام آسمانی اور زمینی آفتوں سے محفوظ رکھا۔

خلاصہ مضمون

آپ کے دشمن کو آپ کی پیشگوئی کے عین مطابق ہلاک کر کے اسلام کی صداقت اور آریہ مذہب کے کذب کا ہمیشہ کے لئے فیصلہ کر دیا گیا۔ آپ کی پیشگوئی جس وضاحت سے کی گئی تھی۔ اسی طرح نہایت روشن طور پہ مقرر کردہ علامتوں کے موافق اس کا وقوع ہوا۔ یعنی ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء سے چھ سال کے عرصہ میں یہ واقعہ ہوا۔ (بموتہ ست سنۃ) ۲۔ خدا تعالیٰ نے لیکھرام کا نام عجل جسد لہ خوار رکھا یعنی گوسالہ سامری۔ اس میں یہ بھی اشارہ تھا۔ کہ عید کے دنوں میں وہ ہلاک ہوگا۔ پیشگوئی میں صاف لکھا تھا۔ کہ لیکھرام کی موت کسی بیماری سے نہیں آئے گی۔ بلکہ خدا کسی ایسے شخص کو اس پر مسلط کرے گا جس کی آنکھوں سے خون ٹپکتا ہوگا۔ اور کشفی واقعہ ظاہر کر رہا تھا۔ کہ اس کی موت بذریعہ قتل ہوگی اور اتوار کے دن ہوگی۔ یہ ساری باتیں اسی طرح ظہور میں آئیں۔ جیسا کہ پہلے سے کہی گئی تھیں۔

اس کے برعکس لیکھرام نے حضور کے متعلق دعویٰ کیا۔ کہ یہ شخص تین سال کے اندر نعوذ باللہ ہیضہ سے مر جائے گا۔ اور ان کی اولاد میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہے گا۔ بلکہ خدا ہمیشہ صادقوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا حامی ہوتا ہے۔ نہ تو حضرت اقدس کو ہیضہ ہوا۔ اور نہ مقرر کردہ تین سال میں آپ کی وفات ہوئی۔ بلکہ لیکھرام کے مرنے کے بعد آپ ۱۱ سال زندہ رہے۔ اور جب تک آپ زندہ رہے۔ خدا تعالیٰ آپ کو ہر لمحہ اور ہر گھڑی تازہ بتازہ نشانات دکھاتا رہا۔ اور ۱۸۸۹ء میں حضور کی اس پیشگوئی کے مطابق (جس کے متعلق لیکھرام نے لکھا تھا۔ کہ ۹ سال کے اندر کیا۔ ابد تک وہ لڑکا پیدا نہ ہوگا) وہ عظیم الشان لڑکا بھی تولد ہوا (حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ) جس کے ذریعہ اسلام نے غیر معمولی ترقی کی۔ اور حضور طبعی موت سے ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو اس حالت میں دارِ فانی سے رخصت ..... ہوئے جبکہ آپ کی جسمانی اولاد بھی موجود تھی اور روحانی بھی۔ اور آپ کے بعد خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے حضور کے باغ میں ایسی بہار آئی جو سدا بہار کا رنگ رکھتی ہے۔ جو دائمی اور غیر محدود ہے جس کا سلسلہ قیامت تک ختم نہ ہوگا۔ لیکھرام کا دعویٰ بالکل جھوٹا ثابت ہوا۔ وہ اپنی دروغ گوئی کا ٹھیکا ماتھے پر لیکر ناکام اور نامراد اس دنیا سے رخصت ہوا۔ اور اس کی ذریت بھی صفحہ ہستی سے ناپید ہو گئی۔

واضح رہے کہ ۱۸۹۳ء میں ۳۴ سال کی عمر میں لیکھرام کی شادی ہوئی تھی۔ ۱۸۹۳ء میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے اس کی موت کی پیشگوئی شائع ہوئی تھی۔ مئی ۱۸۹۵ء میں اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ جو ۱۸ر اگست ۱۸۹۶ء کو ۱½ سال کی عمر میں پنڈت لیکھرام کو داغ جدائی دے کر فوت ہو گیا۔ اور اس کے بعد ۶ر مارچ ۱۸۹۷ء کو لیکھرام خود مطابق پیشگوئی بصورت قتل۔ موت کے پنجہ میں گرفتار ہو کر لقمہ اجل بن گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸۹ میں لکھتے ہیں۔

"اگرچہ میں لیکھرام کے معاملہ میں اس بات سے تو خوش ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ مگر دوسرے پہلو سے میں غمگین بھی ہوں۔ کہ وہ عین جوانی کی حالت میں مرا اگر وہ میری طرف رجوع کرتا۔ تو میں اس کے لئے دعا کرتا تا یہ بلا ٹل جاتی۔ اس کے لئے ضروری نہ تھا۔ کہ اس بلا کے رد کرانے کے لئے وہ مسلمان ہو جاتا بلکہ صرف اس قدر ضروری تھا کہ گالیوں اور گندہ زبانی سے اپنے منہ کو روک لیتا۔"

پنڈت لیکھرام اپنی قوم اور دنیا کے لئے اسلام کی سچائی پر مہر تصدیق ثبت کر گیا اور بتایا کہ زندہ کتاب صرف قرآن ہے اور زندہ نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

چنانچہ حضور علیہ السلام خود تحریر فرماتے ہیں۔

"خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ کہ میں اس بارے میں ثبوت دوں۔ کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے۔ اور زندہ رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دیکھو میں آسمان اور زمین کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں پیش کیا گیا ہے۔"

تحریک تعلیم القرآن کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی احباب جماعت کو قرآنی علوم حاصل کرنے کی طرف خاص توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا کہ جماعت کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جو قرآن کریم ناظرہ نہ پڑھ سکتا ہو۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھتے ہوئے ہی ترجمہ سیکھیں اور پھر اس کی تفسیر سیکھ کر قرآنی حقائق و معارف سے آگاہ ہوں۔ چنانچہ آپ نے جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"آپ اپنے اصل مقصد کیطرف متوجہ ہوں اور اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے نہ بڑا نہ چھوٹا، نہ مرد نہ عورت، نہ جوان نہ بچہ۔ کہ جسے قرآن کریم ناظرہ نہ پڑھنا آتا ہو اور جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔"

(الفضل ۲۷ر جولائی ۱۹۶۶ء)

پھر حضور نے فرمایا۔

"ہم پر واجب ہے کہ ہر احمدی مرد اور ہر احمدی عورت، ہر احمدی بچہ، ہر احمدی جوان اور ہر احمدی بوڑھا پہلے اپنے دل کو نور قرآن سے منور کرے۔ قرآن سیکھے، قرآن پڑھے، اور قرآن کے معارف سے اپنے سینہ و دل کو بھرے اور معمور کرے۔ یہاں تک کہ نور مجسم بن جائے۔ قرآن کریم میں ایسا فنا ہو جائے کہ دیکھنے والوں کو اس کے وجود میں قرآن کریم کا نور ہی نظر آئے اور پھر وہ معلّم اور استاد کی حیثیت سے تمام دنیا کے سینوں کو انوار قرآنی سے منور کرنے میں ہمہ تن مشغول ہو جائے۔"

(الفضل ۲ر اگست ۱۹۶۶ء)

حضور نے انصار اللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"ہر رکن انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ وہ اس بات کی ذمہ داری اٹھائے کہ اس کے گھر میں اسکی بیوی اور بچے یا ایسے احمدی کہ جن کا خدا کی نگاہ میں وہ داعی ہے۔ قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ اور قرآن کریم سیکھنے کا وہ حق ادا کرتے ہیں جو حق ادا ہونا چاہیئے۔"

(الفضل ۱۰ر اپریل ۱۹۶۹ء)

حضور کے اس ارشاد پر غور کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ انصار اللہ پر کتنی بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ پس والدین اس بات کے جواب دہ ہیں کہ انہوں نے اپنی اولاد کو قرآن کریم کے نور سے منوّر کرنے کے لئے کیسا کوشش کی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ بھی قرآن کریم کا علم سیکھنے کے متعلق خاص تاکید فرمایا کرتے تھے چنانچہ ایک دفعہ حضور نے فرمایا۔

"میرے نزدیک جو شخص قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتا وہ حقیقی مسلمان نہیں جب اُسے پتہ ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ نے کیا کہا ہے تو وہ اس پر عمل کیسے کرے گا یہ غلط ہے کہ صرف نماز روزہ، زکوٰۃ اور حج ہی قرآنی احکام ہیں ان کے علاوہ اور ہزاروں احکام سے قرآن کریم بھرا پڑا ہے۔"

(الفضل ۱۳ر اکتوبر ۱۹۴۰ء)

تعلیم القرآن کے متعلق مندرجہ بالا تحریک درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی تعمیل ہے کہ

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۰-۲۱)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس دعا پر یہ مضمون ختم کیا جاتا ہے جس میں حضور نے فرمایا

"اے خدا! تو اپنے فضل سے ایسا ہی کر کہ تیرے فضل کے بغیر ایسا ممکن نہیں۔ اے زمین اور آسمان کے نور۔ تو ایسے حالات پیدا کر دے کہ دُنیا کا مشرق بھی دنیا کا مغرب بھی، دُنیا کا جنوب بھی اور دُنیا کا شمال بھی نورِ قرآن سے بھر جائے اور سب شیطانی اندھیرے ہمیشہ کے لئے دُور ہو جائیں۔"

(الفضل ۱۰ر اگست ۱۹۶۶ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

(مرتبہ خاکسار محمد انور حق ۱۱ رحمٰن بلڈنگ مغل پورہ لاہور)

احباب مجلس مشاورت پر وقفِ جدید کی ذمہ واری ادا فرماویں

احباب اور نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں گذارش ہے کہ ہفتہ وقفِ جدید میں وصول ہونیوالی کل رقوم اور بقایا جات وقف جدید التزام اور احتیاط کے ساتھ اور پوری تفصیل کے ساتھ مجلس مشاورت کے موقعہ پر بحساب وقف جدید جمع کرا دیں۔ اور دفتر وقف جدید میں تشریف لا کر اپنے حساب کی پڑتال فرماویں۔

اللہ تعالیٰ دوستوں کو ان کی ذمہ داریوں کے سمجھنے کی توفیق عطا فرمادے۔ آمین

ناظم مال
وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

درخواستِ دعا:- مکرم سید محمد لطیف صاحب سابق چیف انسپکٹر بیت المال ربوہ عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ سر میں چکر آتے ہیں۔ کمزور بہت ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔
مختار احمد ہاشمی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم مصلح موعود کی تقریب پر

مختلف مقامات پر جلسے

لاہور

جماعت احمدیہ لاہور کا اجلاس عام ۲۱ فروری ۱۹۷۱ء بروز اتوار صبح ۹½ بجے مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ لاہور کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کی گئیں تلاوت و نظم کے بعد مکرم عبدالجلیل صاحب عشرت نے "پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت اور اس کا پس منظر" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ جس طرح مسیح موعود کی آمد کی پیشگوئی آسمانی کتابوں احادیث نبویہ اور اولیاء اللہ و اقوال بزرگان سلف میں پائی جاتی ہے اسی طرح مسیح موعود کے ایک جلیل القدر فرزند کی بشارت بھی پہلے سے موجود ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے طالمود میں بیان کردہ پیشگوئی کا ذکر کیا۔ جس میں کہا گیا ہے کہ مسیح موعود کی وفات کے بعد اس کا بیٹا اور پھر اس کا پوتا جانشین ہوں گے۔ مکرم عشرت صاحب نے بتایا کہ یہ پیشگوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے مصلح موعود کی عظیم الشان بشارت تھی۔ اس مہتم بالشان پیشگوئی کی عظمت خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقانیت پر دال ہے اور اسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔

مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ لاہور نے پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود حضرت محمود رضی اللہ عنہ کو پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق قرار دیا۔

مکرم اخوند فیاض احمد صاحب نے "مصلح موعود کے کارنامے" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

آخر میں مکرم چوہدری اسداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے بتایا کہ کس طرح پیشگوئی میں بیان کردہ علامات "وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" حضرت مصلح موعود کی ذات میں پوری ہوئیں۔

مکرم امیر صاحب کی تقریر کے بعد دعا پر جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ میں حاضری خاصی تھی جلسہ گاہ (دارالذکر) میں کپڑوں و قطعات پر مصلح موعود کی پیشگوئی کے مختلف حصے لکھ کر آویزاں کئے گئے تھے۔ (سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

لجنہ اماء اللہ مونگ ضلع گجرات

مورخہ ۱۲ فروری کو بعد نماز ظہر جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم و نظم سے شروع ہوئی۔ بعد ازاں شمیم اختر نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والا اشتہار پڑھا پھر خالدہ پروین نے اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے کی تشریح کی۔ بعد ازاں خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کی تقریر فرمودہ ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء پڑھی۔ آخر میں مکرمہ فضل بیگم صاحبہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء پر حضورؓ کی تقریر کا کچھ حصہ پڑھ کر سنایا۔ خاکسار نے پنجابی زبان میں تقریر کی پھر تمام ناصرات اور لجنات نے مل کر دعا کی۔ اور یہ پاکیزہ مجلس برخاست ہوئی۔

(زینب اختر صدر لجنہ اماء اللہ مونگ)

لجنہ اماء اللہ جھنگ صدر

۲۱ فروری بروز اتوار صبح ۹ بجے زیر صدارت مکرمہ بیگم ایم بی احمد صاحب امیر جماعت جھنگ صدر مصلح موعود کا جلسہ شروع ہوا۔

تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد محترمہ شاہدہ بیگم صاحبہ نے مصلح موعودؓ کے پیشگوئی کے الہامی الفاظ سنائے۔ مکرمہ نعیمہ صاحبہ نے "تین کو چار کرنے والا مصلح موعودؓ" کے زیر تقریر کی۔ مکرمہ شہناز صاحبہ نے "وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا" کے عنوان کے تحت مضمون پڑھا۔ پھر تین لڑکیوں نے دعائیہ اشعار خوش الحانی سے سنائے۔ آخر میں عابدہ نے حضرت مصلح موعود کے کارنامے اور سیرت بیان کی۔

مبارکہ مختار
سیکرٹری لجنہ اماء اللہ جھنگ صدر سول لائن

لجنہ اماء اللہ سرگودھا

مورخہ ۱۲ فروری بروز اتوار لجنہ اماء اللہ سرگودھا کے زیر اہتمام جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ یہ جلسہ ۹ بجے مسجد سرگودھا نو بلاک میں زیر صدارت مکرمہ عائشہ بی بی صاحبہ سابقہ صدر لجنہ سرگودھا شروع ہوا تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد پہلی تقریر محترمہ کرامت النساء صاحبہ ایم اے بی ایڈ نے کی جس کا عنوان خلافت ثانیہ اور مصلح موعود تھا۔ دوسری تقریر محترمہ ڈاکٹر سلیمہ اختر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ سرگودھا نے زیر عنوان "پیشگوئی مصلح موعودؓ کی شان" کی۔ "وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا" کے عنوان سے صالحہ تنویر صاحبہ نے تقریر فرمائی "سیدنا حضرت مصلح موعود کا عظیم کارنامہ مرکز احمدیت ربوہ دارالہجرت" کے عنوان سے مکرمہ بشریٰ انور صاحبہ نے تقریر کی۔

سعیدہ اختر صاحبہ نے سیرت مصلح موعود کی ایک جھلک کے زیر عنوان ایک مضمون پڑھا۔ اس کے بعد محترمہ آمنہ بی۔ اے نے ایک مضمون "مصلح موعودؓ ایک دائمی پیشگوئی ہونے کا درخشندہ ثبوت" پڑھا تقریر اور مضمون کے بعد پیشگوئی مصلح موعودؓ سے متعلق نظمیں پڑھی گئیں۔ اس جلسہ میں سرگودھا کے چاروں حلقہ کی خواتین نے شرکت کی۔ دعا کے بعد ساڑھے گیارہ بجے جلسہ ختم ہوا۔ خاکسارہ صفیہ اشرف سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سرگودھا

لجنہ اماء اللہ بہاولنگر

مورخہ ۱۲ فروری بروز اتوار جلسہ مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک ہوا۔ بعد ازاں ایک نظم پڑھی گئی۔ اس کے بعد پیشگوئی مصلح موعود کے سلسلہ میں مختلف خواتین نے مضامین پڑھ کر سنائے دعا کے ساتھ اجلاس بخیر و خوبی ختم ہو گیا

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ بہاولنگر)

درخواست دعا:- میری والدہ صاحبہ کئی دنوں سے بیمار ہیں کمزوری اور بیہوشی بہت ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (صالحہ فاطمہ دارالیمن غربی)

تلاش گمشدہ

میرا بیٹا عزیزم بشیر احمد عرصہ دو ماہ سے لاپتہ ہے وہ جلسہ سالانہ کے بعد روزگار کی تلاش میں نکلا تھا ابھی تک اس کی خیریت کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔ اگر عزیز خود یہ اعلان پڑھے یا احباب جماعت میں سے کسی کو کوئی علم ہو تو درج ذیل ایڈریس پر اطلاع دیویں۔ عزیز کی عمر تقریباً ۲۸ سال ہے رنگ گندمی مائل ہے۔

(مولوی عبدالستار۔ مدرس درس القرآن کلاس معرفت داؤد احمد اینڈ سنز کوٹلی آزاد کشمیر)

دھونی جو تیرے در پہ رمائیں تو بات ہے

دنیائے دوں سے دل نہ لگائیں تو بات ہے
دھونی جو تیرے در پہ رمائیں تو بات ہے

ہم اس محیطِ دہر کے غواص کیوں بنیں
سوئے فلک اڑان لگائیں تو بات ہے

لاتقنطوا کا درس کسی نے دیا تو ہے
ہم ولولوں کو دل میں جگائیں تو بات ہے

لائے ہیں اُن کی بزم سے خوشیوں کی اِک کرن
نغماتِ انبساط سنائیں تو بات ہے

رنج و الم میں جا کے ہر اک کے شریک ہوں
کبر و غرور پاس نہ آئیں تو بات ہے

دشنام و زشت سے رہے نفرت ہمیں سدا
دیں گالیاں بھی سن کے دعائیں تو بات ہے

ہر منزلِ حیات پہ اِک مقصدِ حیات
تثلیث و دہریت کو مٹائیں تو بات ہے

نادر ہمہ نیاز بصد عجز و انکسار
اللہ کے حضور جھکائیں تو بات ہے

(محمد اسمٰعیل نادر قریشی اردو منزل۔ راولپنڈی چھاؤنی)

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اس سکیم کی بنیاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا وہ ارشاد گرامی ہے جو حضور نے مشاورت ۱۹۵۲ء میں فرمایا ہے کہ غرباء کو ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے دیہات میں بعض جگہ بیس بیس سال سے ہماری جماعتیں قائم ہیں مگر ان میں کوئی گریجویٹ نہیں اگر محکمہ کی طرف سے ان کو تحریک کی جائے کہ وہ پندرہ بیس زمیندار مل کر ایک لڑکے کی اعلیٰ تعلیم کا بوجھ اٹھائیں اور قرضہ کے طور پر کچھ وظیفہ دے دیا کریں تو چند سال میں کئی لڑکے گریجویٹ بن سکتے ہیں۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر مخلص فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کا ۴/۵ وظائف پر خرچ ہوگا۔ باقی ۱/۵ کو تجارت میں لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا۔ کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا ساتویں سال ۲/۵ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم یا بقایا

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے

اول: زیر معاہدہ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا سوم ملازمین کا چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اول دوم سوم کا یونٹ ضلع ہوگا (یعنی اس ضلع کی آمد اسی ضلع کے اسی پیشہ کے امیدوار پر خرچ ہوگی) چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا اور مختص بالذات کہلائے گا یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ حسنہ دیں گے ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے

آپ از راہ کرم سکیم میں خود بھی حصہ لیں اور دیگر احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک فرما کر عند اللہ ماجور ہوں یہ ایک صدقہ جاریہ ہے اس میں شامل ہو کر آپ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے منشاء مبارک کو پورا کر سکتے ہیں۔ آپ کی رقم سے اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف جاری ہوں گے اور پھر آپ کی رقم بذمہ صدر انجمن احمدیہ محفوظ بھی رہے گی جو حسب قواعد آپ کو واپس ملے گی۔ پس ہم خرما و ہم ثواب۔ حسب استطاعت حصہ لیں اور رقم ماہ بماہ چندہ کے ساتھ پنجسالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ کی مد میں ارسال فرمایا کریں

(ناظر تعلیم ربوہ)

درخواست ہائے دعا

میرے چھوٹے بھائی عزیزم خواجہ عبدالسلام میر ابن حضرت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب میر مرحوم سابق امیر صوبائی جماعت ہائے کشمیر قادیان میں سخت بیمار ہو گئے ہیں۔ خون کی الٹی بھی آئی ہے۔ ڈاکٹروں نے کینسر کی بیماری تشخیص کی ہے اور امرتسر میں سرکاری ہسپتال میں علاج کے لئے داخل کیا ہے۔ دعا کی دردمندانہ درخواست ہے (خواجہ محمد عبداللہ خواجہ جنرل سٹور راولپنڈی)

۲۔ مکرم الحاج قریشی عبدالقادر صاحب مالک ڈیسینٹ کلاتھ اوکاڑہ بعارضہ انفلوئنزا بیمار ہیں احباب کرام ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے (حکیم حفیظ الرحمان سنوری)

فہرست عطیہ دہندگان فضل عمر ہسپتال ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدقہ

۴۱	مکرم شیخ بشیر احمد صاحب سمن آباد لاہور	۵۰/-
۴۲	″ ملک عبدالباسط خان صاحب سول لائن لاہور	۱۰/-
۴۳	″ شیخ محمد عمر بشیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چنیوٹ	۲۰/-
۴۴	″ چوہدری ظفر احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۱۰/-
۴۵	″ والدہ مرحومہ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب ساہیوال	۵۰/-
۴۶	″ وکیل المال ثانی صاحب تحریک جدید ربوہ	۱۰۰/-
۴۷	″ سلمیٰ سلطانہ صاحب بھاٹی گیٹ لاہور	۱۰/-
۴۸	″ چوہدری عابد علی صاحب بٹر بیرانی انارکلی لاہور	۲۳/۴
۴۹	″ محمد انور صاحب سیکرٹری مال چک جمرہ	۱۱/-
۵۰	″ امۃ الحفیظ شوکت صاحبہ اہلیہ سلطان احمد صاحب طاہر کراچی	۱۰/-
۵۱	″ عطاء حسین شاہ صاحب سیکرٹری مال لائل پور	۴۸/-
۵۲	″ حکیم فتح محمد صاحب سیکرٹری مال ڈگری ضلع تھرپارکر	۱۶/-
۵۳	″ بیگم سیف اللہ خان صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰/-
۵۴	″ عبدالستار صاحب سیکرٹری مال دارالرحمت شرقی ربوہ	۲۲/-
۵۵	″ ضیاء اللہ صاحب پنشنر ضیاء منزل گجرات	۲۰/-
۵۶	″ خالد احمد صاحب سیکرٹری مال چونترہ ضلع راولپنڈی	۲۰/-
۵۷	″ خلیل احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۰/-
۵۸	″ سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ بشیر آباد فارم	۱۶/-
۵۹	″ ″ ″ ″ وزیر آباد	۳۰/-
۶۰	بیگم محمود احمد صاحب چیمہ لاہور	۱۰/-
۶۱	حضرت سیدہ ام متین صاحبہ ربوہ	۱۰/-
۶۲	مکرم چوہدری منصور احمد صاحب منصور آٹو ورکس گوجرانوالہ	۲۰/-
۶۳	مکرمہ مسز ضیاء اظہار صاحبہ سرگودھا شہر	۲۰/-
۶۴	مکرم امین الملک صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۵۰/-
۶۵	″ چوہدری محمد علی صاحب چک 56/4R ضلع بہاولپور	۱۰/-
۶۶	″ غلام حیدر صاحب ″ ″ ″	۱۰/-
۶۷	″ سعید احمد صاحب ینگر ملتان	۱۰/-
۶۸	مکرمہ سلیمہ خورشید انور صاحبہ ″	۱۰/-
۶۹	مکرم چوہدری منور احمد صاحب کاہلوں ″	۲۰/-
۷۰	″ سید حمید احمد صاحب اسلام آباد	۲۵/-
۷۱	″ محمود احمد صاحب کمرشل کالج راولپنڈی	۵۰/-
۷۲	″ ڈاکٹر عبدالمنان صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن	۱۰/-
۷۳	″ چوہدری بشارت احمد صاحب ″ ″	۲۵/-
۷۴	″ ملک بشیر احمد صاحب انجینئر سید پورکا ″	۱۰/-
۷۵	″ ناصر احمد صاحب محاسب جماعت احمدیہ پشاور	۱۱/-

تعمیر

۷۶	″ شیخ فضل دین صاحب اوکاڑہ	۱۱/-
۷۷	″ میجر عبدالحمید صاحب کھاریاں	۲۵/-
۷۸	″ سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ منڈی بہاء الدین	۴۷/۵۰
۷۹	″ نزہت آرا قریشی صاحبہ مزنگ لاہور	۲۵/-
۸۰	″ کوکب منیرہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر صلاح الدین شمس صاحب امریکہ	۴۰/-
۸۱	لجنہ اماء اللہ چھانگا مانگا	۱۲/-
۸۲	محترمہ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب سرگودھا	۵۰/-
۸۳	مکرم عبدالرشید صاحب اعوان سیکرٹری مال بھلوال	۱۲/-
۸۴	″ شیخ فضل محمد و نذیر احمد صاحبان اوکاڑہ	۴۰/-
۸۵	″ مولوی محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری مال چک 269/5D ضلع ساہیوال	۱۰/-
۸۶	″ خواجہ نسیم احمد صاحب سیالکوٹ شہر	۱۰
۸۷	مکرمہ فاطمہ ظفر صاحبہ دختر خواجہ ظفر احمد صاحب سیالکوٹ شہر	۱۰/-
۸۸	″ اہلیہ صاحبہ عطاء الرحمٰن صاحب کراچی	۱۰/-
۸۹	″ ذکیہ خاتون صاحبہ ″	۳۲/-
۹۰	″ اقبال احمد صاحب ″	۲۰۰/-
۹۱	″ زاہدہ منصور بیگم تاج الدین صاحبہ ″	۱۶/-
۹۲	″ حلیمہ صدیقہ بنت مرزا فتح محمد صاحب ″	۱۰/-
۹۳	″ ناصرہ نسرین صاحبہ ″	۶۰/
۹۴	″ بیگم ایم اے خورشید صاحب ″	۱۰/-
۹۵	″ طاہرہ ناصر شاہ صاحبہ ″	۱۵/-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ وقف جدید ناصرات الاحمدیہ

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

وقف جدید کا چندہ وہ واحد چندہ ہے جو احمدی بچوں اور بچیوں کے ذمہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے لگایا ہے اس میں حصہ لینا ہر احمدی بچی کا فرض ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہر احمدی بچی آٹھ آنے ماہوار یا چھ روپے سالانہ اس میں ادا کرے سوائے ان بچوں کے جن کی آٹھ آنے ماہوار ادا کرنے کی استطاعت نہ ہو اس صورت میں دو تین چار بہنیں مل کر آٹھ آنے ماہوار ادا کر سکتی ہیں۔ ابھی تک اس چندہ کی وصولی کی طرف ناصرات اور لجنات کی عہدہ داران نے پوری توجہ نہیں کی۔ کسی شہر، قصبہ یا گاؤں میں اگر ایک احمدی بچی بھی ہے تو اس کی طرف سے بھی یہ چندہ آنا چاہیئے۔ اس چندہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"غرض ہمارے بچوں کو یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ جس طرح ہمارے پہلوں نے اپنا سب کچھ خدا اور اس کے رسول کے قدموں میں نچھاور کر دیا اسی طرح ہم بچے بھی اپنا سب کچھ خدا اور اس کے رسول کے قدموں میں نچھاور کرنے کے لئے تیار رہیں۔ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بچوں سے پیچھے نہیں رہے۔ ہم اپنا سب کچھ (جب بھی مطالبہ کیا جائے) خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔"

(تقریر بر موقع سالانہ اجتماع ۱۹۶۶ء)

پھر آپ نے بچیوں کی ماؤں کو بھی توجہ دلائی ہے کہ

"اگر آپ اپنے بچوں کو اس قسم کی تربیت دے دیں گی تو ایک طرف تو جماعت کی ضرورتیں پوری ہو جائیں گی اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی مزید رحمتوں اور فضلوں اور برکتوں کی آپ وارث ہوں گی پھر ان بچوں کی دینی لحاظ سے بھی اچھی تربیت ہو جائے گی۔"

پس ماؤں پر بھی اور لجنات و ناصرات کی عہدہ داران کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ بچوں میں اپنے امام کی اطاعت کا جذبہ پیدا کریں اور ان سے ان کا مقررہ چندہ ادا کروائیں۔ گزشتہ سہ ماہی یعنی اکتوبر، نومبر اور دسمبر ۷۰ء میں جہاں ناصرات ربوہ کا چندہ خوشکن ہے وہاں بیرون از ربوہ کا بہت ہی کم ہے۔ بیرون از ربوہ ناصرات کا چندہ اس سہ ماہی کا صرف -/۶۷۸ روپے ہے جو سارے پاکستان کی ناصرات کی تعداد کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت ہی کم ہے۔ وقف جدید کا نیا سال شروع ہے اور اس میں سے بھی دو ماہ گزر چکے ہیں۔ ہر اجلاس میں اس چندہ کی طرف توجہ دلائیں اور ہر ماہ اس کی وصولی کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظمین مجالس اطفال الاحمدیہ کی فوری توجہ کے لئے اطلاع

ارسال کردہ نئے تجنید فارموں پر مکمل فہرست ہائے تجنید جلد از جلد مرکز کو بھیج دیں۔ گزشتہ ہفتہ مجالس کو تجنید کے نئے فارم بھیجے گئے ہیں۔ فہرست کی ایک نقل اپنے ریکارڈ میں ضرور رکھیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

امتحان ناصرات الاحمدیہ اپریل میں ہوگا۔

لجنات بیرون ربوہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ناصرات الاحمدیہ کا جو امتحان ۲۸ فروری کو ہو رہا تھا، ملتوی کر دیا گیا ہے۔ اب یہ امتحان اپریل کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔ تاریخ کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔ بچیوں کو تیاری کروا دیجئے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

اسلام کا وراثتی نظام

مکرم و محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب صدر انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس تحریر فرماتے ہیں:۔

"مکرمی پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب کا مقالہ اسلام کا وراثتی نظام جو اب کتاب کی صورت میں شائع ہوا ہے اسلامی فقہ کے ایک اہم حصہ پر تفصیلی روشنی ڈالتا ہے۔ پروفیسر صاحب نے نہایت محنت اور عرق ریزی سے پوری تحقیقات کے بعد یہ مقالہ تیار کیا اور فضل عمر فاؤنڈیشن کے اعلامیہ کے مطابق اسے مستحق انعام قرار دیا گیا۔ پروفیسر صاحب کی یہ تصنیف بہت قابل قدر ہے جس سے ہمارے قانون دان اصحاب اور دارالافتاء سے تعلق رکھنے والے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پروفیسر صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔" مجلس شوریٰ کے ایام میں یہ کتاب ربوہ کے ہر کتب فروش سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ چھپائی آفسٹ کاغذ عمدہ صفحات ۳۵۰۔ قیمت ۷ روپے فی نسخہ۔

لجنات توجہ فرمائیں

سال رواں (۷۱-۱۹۷۰ء) کی پہلی سہ ماہی میں چندہ ممبری کی آمد بہت کم ہے۔ اس سلسلے میں بعض لجنات کو فرداً فرداً اطلاع بھجوائی جا چکی ہے۔ چندہ ممبری کے علاوہ چندہ اجتماع، تحریک خاص اور سائنس بلاک کی طرف بھی توجہ دی جائے۔ (سیکرٹری مال لجنہ)

بواسیر کی حیرت انگیز دوا **پائلز کیور** استعمال کرنے کے بعد

مکرم میجر نذیر احمد صاحب محلہ دارالصدر غربی ربوہ تحریر فرماتے ہیں:۔ "بواسیر خونی کا کئی سال سے مریض تھا بہت سی دوائیں استعمال کیں مگر فائدہ نہ ہوا۔ آخر صرف دس روپے کی دوا خریدی جو طریق استعمال کے مطابق استعمال کی مجھے بالکل آرام آگیا۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مجھے یہ بیماری کبھی ہوئی ہی نہ تھی۔ گویا اس مرض کے لئے اکسیر اعظم تھا۔" مکمل کورس اپنے تفصیلی رسالہ مفت پیش کردہ۔ حکیم بلوچ میڈیسن کمپنی ۵۲ کمرشل بلڈنگ مال لاہور تقسیم کنندگان: ڈاکٹر راجہ جواد جدید کمپنی ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی ادائیگی میں تاخیر روا نہ رکھیں

نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں جن خوش قسمت احباب و خواتین نے وعدہ لکھوا کر شمولیت اختیار کی ہے وہ اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ الفاظ ہر وقت اپنے ذہنوں میں محفوظ رکھیں اور تعمیل ارشاد کے لئے کوشاں رہیں:۔

"نومبر تک کی مہلت زیادہ تر زمیندار احباب کے لئے ہے جو دوست اپنے وعدوں کی رقوم فوری طور پر ادا کر سکتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ ان کی ادائیگی میں تاخیر روا نہ رکھیں۔"

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

درخواست دعا

عزیزم منور احمد قائد خدام الاحمدیہ گلاسگو قریباً پانچ ماہ پاکستان میں گزار کر ۱۱ مارچ ۷۱ء کو لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز اہل و عیال سمیت عازم انگلستان ہو رہے ہیں۔ قارئین کرام سے ان کے بخیریت منزل پر پہنچنے اور مزید خدمت دین کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(علی محمد بی اے بی ٹی دارالرحمت شرقی ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب ایم بی بی ایس ابن خلیل الرحمن صاحب آف پشاور نے جو کچھ عرصہ راولپنڈی اور مردان میں بھی رہے ہیں اور آج کل شاید جرمنی میں رہائش پذیر ہیں۔ اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے ان سے خط و کتابت کے سلسلہ میں ان کا مکمل پتہ مطلوب ہے۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ مکمل پتہ کا علم ہو تو براہ مہربانی دفتر وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو مطلع فرمائیں اگر ڈاکٹر حمید الرحمن صاحب خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے مکمل پتہ سے مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ ماہ تبلیغ / فروری کا چندہ جلد بھجوائیں

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شہرۂ آفاق پاکستانی سائنسدان محترم پروفیسر عبدالسلام صاحب کا نیا اعزاز

روس کی اکیڈمی آف سائنسز نے موصوف کو اپنا غیر ملکی رکن منتخب کیا ہے۔

''نامور پاکستانی سائنس دان پروفیسر عبدالسلام کو روس کی اکیڈمی آف سائنسز نے اپنا غیر ملکی رکن منتخب کیا ہے موصوف کو اس سے پہلے کئی دوسرے ملکوں کے سائنسی اداروں کی رکنیت اعزاز حاصل ہے۔ آپ نظری طبعیات کے بین الاقوامی ادارہ (ٹریسٹ۔ اٹلی) کے صدر رہ چکے ہیں۔ امپریل کالج لندن سے ان کی وابستگی خاصی دیرینہ ہے، وہ اس شہرۂ آفاق درسگاہ میں نظری طبعیات کے پروفیسر کی حیثیت سے فرائض انجام دیتے آئے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالسلام پہلے ایشیائی اور دولت مشترکہ کے کسی ملک کے پہلے اور واحد سائنس دان ہیں۔ جنہیں برطانیہ کی کسی یونیورسٹی میں سائنس فیکلٹی کا صدر مقرر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ پروفیسر رادھا کرشنن (سابق صدر ہند) کو ایک زمانہ میں آکسفورڈ یونیورسٹی میں یہ اعزاز حاصل ہوا تھا۔ لیکن وہ ہندوستانی فلسفے کے شعبہ کے صدر تھے۔

پروفیسر عبدالسلام ۱۹۲۶ء میں جھنگ میں پیدا ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے بی اے اور ایم اے کی ڈگریاں لیں۔ وہ میٹرک سے لے کر ایم اے تک ہر امتحان میں اول آتے رہے ۱۹۴۴ء میں انہوں نے بی اے کے امتحان میں ریکارڈ قائم کیا جو ابھی تک کسی نے نہیں توڑا۔ ۱۹۴۶ء میں ایم اے کا امتحان اعزاز کیساتھ پاس کرنے کے صلے میں انہیں حکومت کی طرف سے وظیفہ ملا۔ اور وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے کیمبرج (انگلستان) چلے گئے۔ جہاں انہوں نے ۱۹۴۸ء میں ریاضی اور ۱۹۴۹ء میں طبعیات کے امتحانات اعزاز کے ساتھ پاس کئے۔ تعلیمی قابلیت اور ذہانت کے پیش نظر انہیں سینٹ جانز کیمبرج اور پرنسٹن امریکہ کے تحقیقی ادارے کا فیلو منتخب کر لیا گیا۔ ۱۹۵۱ء میں وہ واپس پاکستان آئے تو انہیں گورنمنٹ کالج کے شعبۂ حساب کا صدر اور اس سے اگلے سال پنجاب یونیورسٹی کے شعبۂ ریاضی کا صدر مقرر کیا گیا۔ ۱۹۵۴ء میں جب پروفیسر عبدالسلام کیمبرج سے روانہ ہونے لگے تو امپریل کالج لندن کے شعبہ حساب و طبعیات کے صدر پروفیسر لیوی نے پیش گوئی کی تھی کہ اگر پاکستان پروفیسر عبدالسلام سے کوئی مفید کام نہ لے سکا تو وہ ان کے لئے امپریل کالج کے دروازے ہر وقت کھلے پائیں گے۔ ان کی پیش گوئی درست ثابت ہوئی ۱۹۵۴ء میں پروفیسر عبدالسلام کو کیمبرج یونیورسٹی میں حساب کے لیکچرر کی حیثیت سے کام کرنے کی پیشکش کی گئی جو انہوں نے قبول کر لی ۱۹۵۷ء میں انہیں پروفیسر لیوی کی جگہ شعبہ علم الحساب کا صدر مقرر کیا گیا۔

پروفیسر عبدالسلام نے ابتداءً اپنی پوری توجہ کوانٹم تھیوری آف فیلڈز پر مرکوز رکھی۔ اس کے بعد وہ ''ایلیمنٹری پارٹیکلز'' کی طرف متوجہ ہوئے۔ علم الطبعیات کے ان دونوں میدانوں میں انہوں نے قابل قدر اور گراں مایہ تحقیقی کام کیا۔ پروفیسر عبدالسلام مختلف ملکوں کا دورہ کر چکے ہیں اور وہاں کے سائنسدانوں کے اجتماعات میں طبعیات کے متعلق بڑے پرمغز لیکچر دے چکے ہیں۔ ان کا شمار طبعیات کے چند گنے چنے سائنسدان اوّل میں ہوتا ہے۔ ۱۹۵۸ء کے اوائل میں پنجاب یونیورسٹی نے ان کی قابل قدر خدمات کے اعتراف میں انہیں ڈاکٹر آف سائنس کی اعزازی ڈگری عطا کی ۱۹۵۸ء میں کیمبرج فلاسفیکل سوسائٹی نے انہیں ہاپکنز انعام دیا یہ انعام ہر تین سال میں علم الحساب اور طبعیات کے میدان میں بہترین نظری کام کرنے کے سلسلے میں دیا جاتا ہے۔ اب تک جن ممتاز سائنس دانوں کو یہ انعام ملا ہے۔ ان میں پروفیسر بلیکیٹ اور سر جان کاک کرافٹ کے علاوہ چار اور نوبل انعام یافتہ سائنس دان بھی شامل ہیں۔ اگست ۱۹۶۱ء میں انہیں صدر پاکستان کا مشیر اعلیٰ برائے سائنسی امور مقرر کیا گیا''

(روزنامہ امروز لاہور بابت ۶ مارچ ۱۹۷۱ء)

وقف جدید کا ہفتہ منایا جائے

۱۴ امان تا ۲۱ امان
۱۴ مارچ تا ۲۱ مارچ

مجلس وقف جدید کی سب کمیٹی کا فیصلہ ہے کہ چونکہ وقف جدید کے گزشتہ سال کے بقائے کی خاصی رقم قابل وصول ہے اور نئے سال کے وعدہ جات اور ان کی ادائیگی کی بھی فوری ضرورت ہے لہذا ۱۴ مارچ سے ۲۱ مارچ تک تمام عہدیداران جماعت احباب جماعت کے مکمل تعاون کے ساتھ ان ایام میں وقف جدید کا بقایا اور وعدہ جات کی رقم وصول فرما دیں۔ اور مرکز کو فوراً ارسال فرمائیں

محلہ جات ربوہ کا بھی فرض ہے کہ وہ ان ایام میں اپنی اپنی مساجد میں مختصر اجلاس کر کے تمام احباب جماعت سے بقایا جات اور وعدہ جات کی وصولی کا اہتمام فرما دیں۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

جملہ انسپکٹران، مربیان اور معلمین کے لئے

ضروری اعلان

جملہ انسپکٹران بیت المال مربیان اور معلمین سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نظارت بیت المال اور نظارت اصلاح وارشاد کے توسط سے اطلاع پہنچ چکی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کی جماعتوں کے انتخابات عہدیداران حسب قواعد کروا کر ۱۵ مارچ تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا بطور یاد دہانی تاکید کی جاتی ہے کہ انتخابات عہدیداران مقررہ میعاد کے اندر بھجوانے کی طرف توجہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظر اعلیٰ)

درخواست دعا

میرے بچے انیس احمد کا بروز جمعرات ۱۰/۳/۷۱ کو گنگا رام ہسپتال لاہور میں کان کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ڈاکٹر عبدالغفور زاہد سعودی عرب حال ربوہ)

محترم مرزا محمد یعقوب صاحب وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم مرزا محمد یعقوب صاحب جنہوں نے تحریک جدید کے ماتحت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے خدمتِ دین کے لئے سب سے پہلے زندگی وقف کرنے کی سعادت پائی تھی ۲۶ فروری ۱۹۷۱ء کو بمقام حافظ آباد قریباً ۷۶ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم موصی تھے چنانچہ آپ کا جنازہ حافظ آباد سے ربوہ لایا گیا۔ ۲۸ فروری کو ۹ بجے صبح دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے پلاٹ میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں دفاتر تحریک جدید اور دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے کارکنان اور دیگر مقامی احباب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جا کر مرحوم کو وہاں دفن کیا گیا۔ قبر پر محترم صوفی غلام محمد صاحب ایڈیشنل ناظر بیت المال (آمد) نے دعا کرائی۔

محترم مرزا محمد یعقوب صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مرزا محمد اشرف صاحبؓ سابق محاسب و ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان ساکن بلانی ضلع گجرات کے فرزند تھے آپ تحریک جدید کے مختلف شعبوں میں قریباً ۳۲ سال خدمات بجالانے کے بعد ۱۹۶۶ء میں ریٹائر ہوئے تھے۔ آپ جنوری ۷۱ء میں بیماری کی حالت میں اپنے برادر نسبتی مرزا مسعود احمد صاحب کے پاس حافظ آباد تشریف لے گئے تھے۔ اور وہیں زیر علاج تھے۔ اور بالآخر ۲۶ فروری کو بقضائے الٰہی وہیں وفات پائی۔ آپ بہت کم گو نیک اور دعاگو بزرگ تھے۔

آپ نے اپنے پیچھے ایک فرزند (مرزا محمد اسماعیل صاحب کارکن دفتر آڈیٹر تحریک جدید ربوہ) اور ایک صاحبزادی نیز ایک ہمشیرہ محترمہ انور بیگم صاحبہ بیوہ محترم مولوی محمد یعقوب صاحب فاضل مرحوم سابق انچارج شعبہ زود نویسی چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز آپ کی اولاد اور جملہ پسماندگان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو آمین۔